LAS
LEGAL AID SOCIETY

پاکستان میں مذہبی اقلیتی برادریوں کے جائیداد کے حقوق

کاپی رائٹس ۔لیگل ایڈ سوسائٹی
پاکستان میں مذہبی اقلیتی برادریوں کے جائیداد کے حقوق
اشاعت کا سال: 2023

یہ اشاعت لیگل ایڈ سوسائٹی کے ریسرچ پراڈکٹس کا ایک حصہ ہے۔
اس اشاعت کے مندرجات لیگل ایڈ سوسائٹی کی خصوصی شعوری ملکیت ہیں اور کسی بھی شکل میں یا کسی بھی ذرائع سے اس کا اعادہ، تقسیم، ترمیم، استعمال یا ترسیل بشمول فوٹو کاپی کرنے یا دیگر الیکٹرانک یا میکینکل ذرائع سے اس کا اظہار مکمل طور پر غیر قانونی ہے اور ایسا کرنااس طرز کے شعوری املاک کے حقوق کی خلاف ورزی کہلائے گی۔ اس اشاعت میں فراہم کردہ مواد کے بارے میں کسی بھی حوالے کو لیگل ایڈ سوسائٹی کے فائدے میں ہونا چاہیے۔
لیگل ایڈ سوسائٹی کو کسی بھی مجازی پروڈکشن، تقسیم، استعمال یا اس کام کی ترسیل پر کاپی رائٹ کے مالک کی حیثیت سے جانا جائے گا۔

مزید کاپیوں اور دیگر متعلقہ سوالات کے لیے لیگل ایڈ سوسائٹی سے مندرجہ ذیل پر رابطہ کریں :

Legal Aid Society
ایف ٹی سی بلڈنگ، بلاک C ، پہلی منزل ، شاہراہ فیصل، کراچی

Tel: (92)021- 35634112 - 5
Email: communications@las.org.pk
Website: www.las.org.pk
Facebook: @LegalAidSocietyPakistan

لیگل ایڈ سوسائٹی 19 نومبر 2013 سے سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ ہے (رجسٹریشن نمبر KAR 058 of 2013 – 14) اور اسے جسٹس ناصر اسلم زاہد کی چیئر پرسن شپ کے تحت چلایا جاتا ہے۔

کرن، ارجیت، احمد اور پیٹر بہت اچھے دوست ہیں اور ایک ہی محلے میں رہتے ہیں۔
کرسمس کے موقع پر تینوں دوستوں نے پیٹر کے گھر جا کر اس کو تحفہ دینے کا فیصلہ کیا۔

جب وہ پیٹر کے گھر پہنچے تو وہ اپنے دوستوں کو دیکھ کر حیران ہوگیا۔ پیٹر نے دوستوں کا استقبال اپنے گھر خوش دلی سے کیا اور ان کے اہل خانہ کی جانب سے تیار کردہ کرسمس کادرخت دکھایا اور انہیں چرچ میں ہونے والی خصوصی دعاؤں میں اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ پیشکش قبول کی کیونکہ وہ پہلے کبھی چرچ نہیں گئے تھے۔ جب وہ چرچ پہنچے تو چرچ کی عمارت کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر حیران ہوگئے تھے۔ انہیں آگاہ کیا گیا کہ کسی نے چرچ کی عمارت پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے اور اس کی جگہ کمرشل عمارت بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ جب مسیحی برادری کے ارکان نے ناجائز قبضے کے خلاف احتجاج کیا تو اس مافیا نے انہیں سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔

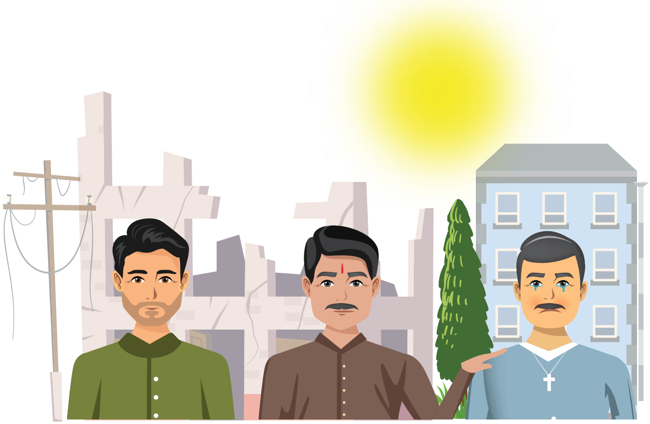

تینوں دوستوں نے اپنے پیارے دوست پیٹر کو روتے ہوئے دیکھ کر افسردگی محسوس کی۔ اس کے لیے کرسمس کی خوشیاں صرف چند لمحات کی تھیں ۔ اس دن ان سب نے اپنے آس پاس کی رہنے والی برادریوں کے جائیداد کے حقوق کے لئے کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

انہوں نے جائیداد کے حقوق، مذہبی اقلیتی برادریوں کے عمومی اور اقلیتی خواتین کے حق ملکیت کے حقوق کے بارے میں خاص طور پر مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

جائیداد کے حقوق کے بارے میں مطالعہ کرتے ہوئے انہوں نے سندھ لیگل ایڈوائزری کال سینٹر کے دفتر رابطہ کیا جوحکومتِ سندھ اور لیگل ایڈ سوسائٹی کی مشترکہ کاوش ہے جہاں سندھ میں موجود لوگوں کو مفت قانونی مشورے فراہم کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے **0800-70806** پر کال کی اور کال سینٹر کے وکیل سے درخواست کی کہ انہیں جائیداد کے حقوق کے بارے میں تعلیم دی جائے۔ متعلقہ وکیل نے ان کی درخواست کو احسن طریقے سے قبول کیا اور ان کے لیے جائیداد کے حقوق سے متعلق ایک سیشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

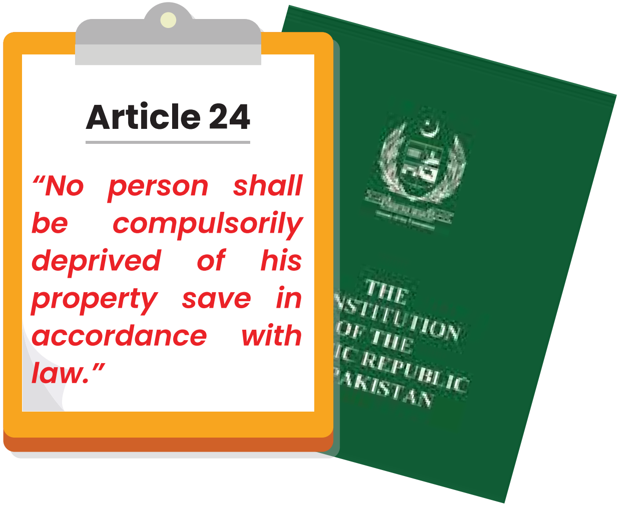

احمد، کرن، ارجیت اور پیٹر نے سیشن کے لیے کمیونٹی ممبرز کو اکٹھا کیا۔ اس سیشن میں ایڈووکیٹ نے واضح کیا کہ آئین پاکستان اور دیگر قوانین مذہبی اقلیتوں سمیت پاکستان کے تمام شہریوں کے مالکانہ حقوق کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 23 کے تحت ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ ہرشہری پاکستان کے کسی بھی حصے میں جائیداد استعمال کرسکتا ہے اور وہ عوامی مفاد میں قانون کی طرف سے عائد کردہ قوانین کا پابندہوگا۔

جبکہ، آرٹیکل 24 کے مطابق "کوئی بھی شخص اپنی جائیداد سے محروم نہیں ہوگا جو قانون کے مطابق محفوظ ہو۔" اس لئے پاکستان کے ہر شہری کو جائیداد بیچنے یا خریدنے کا حق حاصل ہے اور کوئی بھی کسی شہری کو ان آئینی حقوق سے محروم کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ ریاست بھی کسی شخص کو جائیداد کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتی۔ اگر ریاست عوامی مفاد میں کسی بھی جائیداد کو حاصل کر لے تو اسے جائیداد کے مالکان کو معقول معاوضہ ادا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح جائیداد کے حقوق کے تحفظ کے لئے پاکستان کی قانون ساز اسمبلیوں کی جانب سے دیگر قوانین بھی نافذ کئے گئے ہیں مثلاً پراپرٹی ایکٹ کی منتقلی، اراضی کے حصول کے ایکٹ، رجسٹریشن ایکٹ، سندھ کرایہ دار ایکٹ وغیرہ وغیرہ۔

سیشن میں کال سینٹر کے وکیل نے وضاحت کی کہ پاکستان کے قوانین سرکاری اور نجی دونوں جائیدادوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ کرن نے اس حوالے سے مزید جاننے کے لیے نجی اور سرکاری جائیداد کے درمیان فرق پوچھا۔

private property

public property

جواب میں وکیل نے وضاحت کی کہ نجی جائیداد سے مراد کوئی بھی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد ہے جو کسی فرد یا انسان کی ملکیت میں ہو یا کسی چھوٹے سے گروہ یا خاندان کی ملکیت میں ہو۔ جبکہ سرکاری جائیداد سے مراد وہ جائیداد ہے جو حکومت کی ملکیت ہو۔ Evacuee پراپرٹی ایکٹ 1975 کے تحت عوامی جائیداد جیسے کے شمشان گاہیں، قبرستان، کمیونٹی مراکز وغیرہ حکومت کی ملکیت ہیں۔

پیٹر نے ہاتھ اٹھایا اور زمین پر قبضہ کرنے والوں کی طرف سے چرچ کی عمارت پر غیر قانونی قبضے کے بارے میں سوال کیا اور وکیل سے درخواست کی کہ وہ انہیں عوامی جائیداد کے حقوق کے بارے میں تعلیم دیں۔

ان کی درخواست کے جواب میں وکیل نے وضاحت کی کہ آئین پاکستان کا آرٹیکل 20 ہر مذہبی برادری کو بااختیار بناتا ہے کہ وہ مذہبی ادارے کو قائم اور دائم رکھے۔ قوانین ان افراد کے خلاف بھی سزا دیتے ہیں جو عوامی جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 297 ایسےافراد کے خلاف قید اور بھاری جرمانہ عائد کرتا ہے جو کسی بھی مذہبی جگہ، عمارت، قبرستان، یا عبادت گاہ کو کوئی نقصان پہنچاتے ہیں۔ یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قانون نہ صرف جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی پر سزا فراہم کرتا ہے بلکہ یہ ان عوامی مقامات کی بحالی کا طریقہ کار بھی فراہم کرتا ہے۔

لہٰذا، اگر عبادت گاہ یا دیگر سرکاری جائیداد کے حوالے سے کوئی مسئلہ پیدا ہوجائے، تو کمیونٹی کے افراد ان سے مدد کے لیے رجوع کرسکتے ہیں اور وہ اس مسئلے کے حل کے لیے اقدامات کریں گے۔

سرکاری جائیداد کے حقوق کی وضاحت کے بعد وکیل نے نجی جائیداد کے حقوق پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جائیداد کے حقوق کو مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے ؛

★ خرید و فروخت
★ تبادلہ
★ ریاستی گرانٹ
★ وراثت
★ مرضی
★ تحفہ
★ حق
★ رہن
★ لیز
★ لائسنس وغیرہ

دوسری بات یہ کہ جائیداد کے حصول کے دوران جائیداد کے خریدار کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ:

جائیداد بیچنے والے کے متعلقہ جائیداد کے دستاویزات رکھتے ہوں۔

جائیداد بیچنے والے کا دماغی توازن دُرست ہو۔

بیچنے والا بالغ ہو۔ یعنی اس کی عمر 18 سال سے کم نہ ہو۔

اگر کوئی بیچنے والا قانونی طور پر اہل ہے، تو صرف فروخت میں قانونی منظوری ہوگی۔ وکیل نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جائیداد خریدنے سے پہلے خریدار کو جائیداد کے بارے میں اخبار میں پبلک نوٹس دینا چاہیے۔ بے شمار معاملات میں لوگ اس کی فروخت کے بعد جائیداد کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں، اس لیے پبلک نوٹس سے خریدار کو جائیداد سے زیادہ کوئی متبادل دعوے معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ وکیل نے جائیداد کی رجسٹریشن کی اہمیت پر بھی زور دیا اور تمام شرکاء سے درخواست کی کہ وہ اپنی جائیداد کو پراپرٹی ٹائٹل کے دستاویزات سے رجسٹر کروائیں اور جائیداد کی منتقلی کے دوران گواہوں کی موجودگی کو یقینی بنائیں۔

نجی جائیداد کے حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے وکیل نے یہ بھی وضاحت کی کہ اگر کوئی فرد یا ادارہ جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرے تو اس شخص کے خلاف مندرجہ ذیل اقدام ہوسکتے ہیں:

غیر قانونی منتقلی ایکٹ 2005 اُس شخص کو 3 سال تک کی قید کی سزا دیتا ہے جس نے جائیداد کے حقیقی مالک کو زبردستی یا غلط طریقے سے جائیداد سے محروم کردیا ہو۔

خصوصی ایکٹ کے سیکشن 9 کے تحت سول سوٹ فائل کیا جاسکتا ہے۔

کوڈ آف کرمنل پروسیجر (سی آر پی سی) کے تحت سِول سُوٹ درج کیا جاسکتا ہے۔

سی آر پی سی کے دفعات 145 اور 146 کے تحت مجرمانہ کاروائی شروع کی جاسکتی ہے۔

سیشن کے تمام شرکاء نے کال سینٹر کے وکلاء کی جانب سے جائیداد کے حقوق کے بارے میں فراہم کردہ آگاہی کو سراہا۔

دیپنا جو ہندو برادری سے تعلق رکھتی تھی اور اس سیشن میں موجود تھی اُس نے وکیل صاحب سے درخواست کی کہ وہ ہندو خواتین کے جائیداد کے حقوق پر بھی روشنی ڈالیں۔ وکیل صاحب نے دیپنا کو اس کے جواب میں یقین دلایا کے قوانین، خواتین کے جائیداد کے حقوق کی بھی حفاظت کرتے ہیں

اور پھر تفصیلات بتانے لگے کہ 1925 کے ایکٹ کے مطابق،اگر کوئی ہندو مرد فوت ہوجاتا ہے تو اس کی جائیداد اس کے وارثوں میں سے کسی بھی شخص کو دی جاسکتی ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ عورت اگر حقدار ہے تو وہ سکسیشن (جانشینی) سرٹیفکٹ کے لیے ڈسٹرکٹ کورٹ یا ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کر کہ اپنے حق کی جائیداد تک رسائی حاصل کرسکتی ہے۔

Law Department
Government of Sindh
24/7 Helpline 0800 70806
SLACC
Sindh Legal Advisory Call Center
speak to a qualified & high-court registered lawyer - TOLL FREE number:
0800 - 70806

ایک اور متعلقہ قانون ہندو خواتین کے حقوق پراپرٹی ایکٹ، 1937 ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی مرد فوت ہوجائے، اور اس کی ایک سے زیادہ بیوہ ہوں تو ان سب کا اجتماعی طور پر، جائیداد کے حق میں اسی طرح کا حصہ ہوگا جیساکےایک بیٹا حق دار ہوتا ہے۔

وکیل نے ہندو خواتین کے جائیداد کے حقوق کی وضاحت کی تو آریانا نامی ایک مسیحی خاتون نے وکیل سے درخواست کی کہ وہ مسیحی خواتین کے جائیداد کے حقوق کے بارے میں بھی وضاحت کریں۔ اس کے جواب میں وکیل نے جواب دیا کہ 1925 کا قانون، مسیحی خواتین کے جائیداد کے حقوق کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

اس ایکٹ کا دفعہ 33 (الف) یہ وضاحت کرتا ہے کہ اگر کوئی مرحوم، بیوہ اور بچوں کو پیچھے چھوڑ جائے تو مرحوم کی جائیداد میں سے 1/3 حصہ بیوہ کے پاس جائے گا اور 2/3 حصہ اولاد یا پوتے پوتیوں کے پاس جائے گا۔

دفعہ 33 (ب) اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ اگر مرحوم کے پاس کوئی نسبتاً اولاد یا پوتے پوتیاں ہیں تو اُس کی جائیداد میں سے اس کی بیوہ کا آدھا حصہ ہوگا اور باقی آدھا حصہ دیگر قانونی وارثین کے نام ہوگا۔

دفعہ 33 (ج) یہ وضاحت کرتا ہے کہ اگر مرحوم کی کوئی نسبتاً اولاد نہیں تو پھر ساری جائیداد بیوہ کی ہوگی۔

ایکٹ کے علاوہ، مسیحی مذہب کے ذاتی قوانین بھی خواتین کی مالی سلامتی اور دیکھ بھال کو یقینی بناتے ہیں۔

آخر میں کال سینٹر کے وکیل نے شرکاء سے درخواست کی کہ وہ جائیداد کے حقوق کی معلومات دوسروں کے ساتھ شیئر کریں اور لوگوں کو ان کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے کی ترغیب بھی دیں تاکہ ہم سب مِل کر مذہبی اقلیتی برادریوں کے قانونی حقوق کے تحفظ اور فراہمی کو یقینی بنا سکیں۔

کسی بھی قسم کی شکایات کے لیئے آپ لیگل ایڈ سوسایئٹی کے مندرجہ ذیل نمبر پر کال کرسکتے ھیں۔

0345-8270806

آپکی شناخت، شکایات اور فراہم کردہ معلومات کومکمل طور پر پوشیدہ رکھا جائے گا۔

ہیڈ آفس

ایف ٹی سی بلڈنگ، بلاک C ، پہلی منزل ،
شاہراہ فیصل، کراچی

فون

ٹول فری : **0800-70806**
ہیڈ آفس : 021- 35634112 - 5
کال سینٹر آفس : 021- 35308531-3

ای میل

info@las.org.pk
hr@las.org.pk

فیس بک

@LegalAidSocietyPakistan

ویب سائٹ

www.las.org.pk